AL-BADR (AL-BADAR):

Official Magazine of the Ahmadiyya Movement

25 October 1906

شعر و سخن

نظم

(زائد از مکمل آف گویکے)

نام اپنا شریف دار اس زمان میں — غلام احمد ہوا دار الامان میں
غلام احمد ہے عرش رب اکرم — سکان اس کا ہے گویا لامکان میں
غلام احمد رسول اللہ ہے برحق — شرف پایا ہے نوع انس وجان میں
غلام احمد مسیحا سے ہے افضل — بروز مصطفےٰ ہو کر جہان میں
غلام احمد کا خادم ہے جو دل سے — بلاشک جائیگا باغ جنان میں
تسلی دل کو ہو جاتی ہے حاصل — یہ ہے اعجاز احمد کی زبان میں
بھلا اس معجزے سے بڑھکے کیا ہو — خدا اک قوم کا مارا۔ جہان میں
قلم سے کام ہو کر کے دکھایا۔ — کہاں طاقت تھی یہ سیف وسنان میں
محمد پھر آنر آئے ہیں۔ ہم میں — اور آگے ہیں بڑھکر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل — غلام احمد کو دیکھے قادیان میں
غلام احمد ممتاز ہو کر۔ — یہ رتبہ تو نے پایا ہے جہان میں
تری مدحت سرای مجھ سے کیا ہو — کہ سب کچھ کہا یا راز نہاں میں

خدا سے تو۔ خدا تجھ سے ہو راضی
ترا رتبہ نہیں آتا بیان میں

اخبار بدر

حکیم فضلدین صاحب قادیانی حال وارد بھیرہ۔ بدر اخبار کے حال پر ہمیشہ مہربانی کی نظر رکھا کرتے ہیں۔ اور اسکے واسطے نئے خریدار پیدا کرنیکی سعی کیا کرتے ہیں راقم کے اس مضمون پر کہ بعض دوستوں نے ہمارے خط کا جواب بھی نہیں دیا تحریر فرماتے ہیں کہ یہ ایک ظن ہے اور ان بعض لظن اثم ہیں خریدار پیدا کرنے میں لگا ہوا ہوں چنانچہ حکیم صاحب نے دو خریدار دن کے نام بھی لکھے ہیں کہ ان کے نام اخبار جاری کر دیا جاوے اللہ تعالےٰ حکیم صاحب کو جزائے خیر دے اور دوسرے دوستوں کو بھی توفیق نیکی کی عطا فرماوے اور حکیم صاحب کو کامیابی کے ساتھ جلد واپس دار الامان پہنچائے

حکیم دوست محمد خان صاحب مالک و ایڈیٹر اخبار الکیمیا لاہور کو مطالعہ اخبار بدر کے صفحات میں پہ ہمیشہ بہت خوشنودی کا اظہار فرمایا کرتے ہیں اور حال میں حکیم صاحب موصوف نے بہت کو نئے خریدار بنانے کا وعدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو توفیق نیک عطا فرماوے۔

برادر فضلدین صاحب ساکن قادیان حال ملازم تحصیل ظفروال جس محل اخبار بدر کی خدمت میں مصروف اور کئی ایک خریدار دے چکے ہیں اللہ تعالےٰ اس عزیز بھائی کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

دوسرے احباب سے بھی درخواست ہے کہ جہاں تک ہو سکے اخبار کیلئے بہت سے خریدار بنانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ بغیر کثرت خریداران کے اس تھوڑی سی قیمت والی اخبار کا چلانا مشکل ہے ہر ایک بھائی کو چاہیئے کہ اس مفید ارگن قومی کی امداد میں حتی الوسع سعی کرے اور ایک دو نام کرنے ہمارے دوست سے دوست اس قسم کے ہیں جن پر ہمارا نظر ہے کہ وہ اس سعادت میں ہماری مدد کریں لیکن تا حال ان کی طرف سے ہمارے خط کا جواب نہیں آیا۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

(خلاصہ شرائط بیعت۔ جو کہ دنیا پر مقدم کرینگے)

مولوی قطب الدین صاحب ضلع میانوالی سے لکھتے ہیں کہ وہ اس ضلع کے دیہات میں سلسلہ حقہ کا وعظ کرتے پھرتے ہیں اور ایک سو سے زائد آدمی نئے سلسلہ حقہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ فقط۔

قاضی عبدالعزیز صاحب ولد کبیر الدین صاحب ساکن تہانیسر
میاں عمر الدین صاحب ولد اللہ بخش صاحب ساکن سرپنہ تحصیل نکودر ضلع جالندھر
شیخ احمد صاحب ولد شیخ صاحب صوبیدار فتاح سیچوگہ مقام سوہلا پور
عظیم بخش صاحب ولد جھنڈو۔ ڈومیلی۔ علاقہ کپورتھلہ
میاں کرم الٰہی صاحب۔ خان محمد والہ۔ بھیرہ
احمد حسن صاحب محرر مسٹر ڈالیوال بیرسٹر۔ منصوری
احمد الدین صاحب ولد علم الدین قصاب۔ شہر جہلم
بشیرہ عبدالعزیز صاحب کشمیری۔ تیجہ فلاں
الٰہیہ " " "
فاطمہ بی بی بھتیجی غلام نبی صاحب۔ امام مسجد بریم کوٹ۔ حافظ آباد
میاں فضل کریم صاحب پٹواری۔ دینکے تا رڑ تحصیل حافظ آباد
میاں الہ دین صاحب۔ امام مسجد قاضیان۔ پہلور
فضل کریم صاحب طالب علم مسجد قاضیان والی بھیرہ
سردار علی صاحب ولد سردار خان صاحب۔ بہورال سنیر پور۔ ریاست پٹیالہ
محمد ظفر بیگ صاحب۔ سامانہ ریاست پٹیالہ
عبداللہ صاحب امام مسجد منصوران ضلع لودیانہ
محبوب علی صاحب چھٹی رسان " "
سبحان اللہ دتا صاحب۔ چک اسکندر۔ کماریان ضلع گجرات
میاں محمد دین صاحب " " "
احمد الدین صاحب " " "
سمات بیگم " " "
سید کاظم علی صاحب محرر۔ کڑدہ۔ نمک پرگنہ سانبھر
بشیرہ رحمت خان صاحب۔ احمدی کریام ضلع جالندھر
کلاب الدین صاحب ولد فضل الدین صاحب بیر پور۔ علاقہ مہاراج
نواب الدین ولد نور الدین صاحب کنجاہ
محمد اعظم خان صاحب چک نمبر ۱۴۳ کھیوہ اڑوڑی ضلع لائل پور
محمد عبداللہ صاحب ولد غلام محمد صاحب۔ پہلور۔ جالندھر

www.aaiil.org
http://aaiil.org/urdu/articles/badar/raw/badr1906.pdf

نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے مرزا قادیانی کا ایک مرید قاضی ظہور الدین اکمل قادیانی لکھتا ہیں:

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں ۔۔۔۔۔۔اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں

محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل۔۔۔۔۔۔۔۔۔غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(اخبار بدر قادیان 25/اکتوبر 1906ء)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۲ | ۲۲ ماہ ظہور ۱۳۲۳ہش | ۲ رمضان المبارک ۱۳۶۳ھ | ۲۲ اگست ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۹۶

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۹ ماہ ظہور (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۱۰ بجے صبح کی یہ ڈاکٹری اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کو کل شام ۹۹ درجہ حرارت ہوگئی تھی۔ آج صبح ۹۸ر۴ ٹمپریچر ہے۔ کھانسی کی شکایت بدستور ہے۔ اجابت طبع صحت

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو بوجہ جگر کی خرابی اسہال کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں — حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ حرم اول کو اور سیدہ ام متین صاحبہ حرم ثالث کو بھی بخار اور نزلہ کی شکایت ہے، دعائے صحت کی جائے۔

قادیان ۲۰ ماہ ظہور۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے دو نقرس میں پہلے سے افاقہ ہے۔ کامل صحت کے لئے دعا کی جائے۔ سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے — صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج شملہ سے تشریف لائے

روزنامہ الفضل قادیان — ۲ رمضان المبارک ۱۳۶۳ھ

ظالموں کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا مطالبہ

لاش کی بے حرمتی کرنا جرم ہے۔ اور کسی کی قبر اکھیڑنا اس سے بڑا جرم۔ اور قبر اکھیڑ کر لاش کی بے حرمتی کرنا اس سے بھی بڑا جرم ہے۔ یہ تینوں جرائم جلال پور جٹاں ضلع گجرات میں ایک احمدی خاتون کی لاش کے متعلق وقوع پذیر ہوئے۔ مگر کس قدر رنج اور افسوس کی بات ہے۔ کہ جہاں تک ہمیں معلوم ہے ذمہ دار حکام نے ابھی تک اس بارے میں کوئی ایسی کارروائی نہیں کی۔ جس سے یہ معلوم ہو سکے۔ کہ وہ مجرموں کے خلاف سرگرمی سے قانونی کارروائی کرنے میں مصروف ہیں۔ موقعہ پر موجود افسروں کو چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ اس سخت گرمی کے موسم میں جب فتنہ پردازوں نے کئی گھنٹوں سے لاش کو دفن ہونے سے روک رکھا تھا۔ اور باوجود سمجھانے کے اپنی اس شرارت پر اڑے ہوئے تھے۔ تو انہیں اسی وقت گرفتار کر لیا جاتا۔ اور ان پر باقاعدہ مقدمہ چلا کر سزا دلاتے۔ تا انہیں مزید شرارت کرنے کا موقعہ نہ ملتا۔ اور نہایت ہی ظالمانہ طریق سے لاش کی بے حرمتی کر کے لاکھوں احمدیوں کے قلوب کو زخمی کرنے کے مرتکب نہ ہو سکتے۔ لیکن اگر حکام نے اس وقت ایسا نہ کیا۔ تو پھر اس شرارت کے انتہا تک پہنچ جانے کے بعد یعنی قبر اکھیڑ کر اور تابوت توڑ کر لاش کو جلانے پر تو ضرور قانون کو حرکت دینی چاہیئے تھی۔

سنگین حادثات ہمیشہ مجرم ایسے ہی اوقات میں اور ایسے ہی مقامات میں کیا کرتے ہیں۔ جہاں انہیں کوئی دیکھنے والا نہ ہو۔ لیکن باوجود اس کے پولیس ان کا سراغ لگانا ضروری سمجھتی ہے۔ اور مجرموں کو سزا دلاتی ہے۔ پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ محض اس وجہ سے اتنے بڑے سنگین حادثہ کے متعلق کوتاہی سے کام لیا جائے۔ جو رات کے اندھیرے میں اور آبادی سے باہر قبرستان میں وقوع پذیر ہوا۔ حالانکہ یہ حادثہ مجرمین نے چھپ چھپا کر نہیں کیا بلکہ کئی دن کے شور و شر اور کھلم کھلا دھمکیوں اور انتہائی اشتعال انگیزیوں کے بعد کیا اور پہلے سے اعلان کر دینے کے بعد کیا۔ اور اس طرح دوہرا جرم کیا۔ فرض ہے کہ مجرمین کو قانونی گرفت میں لانے کے لئے پوری پوری سرگرمی سے کام لیں۔ اگرچہ یہ حادثہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے احمدیت کی تاریخ میں پہلا نہیں لیکن شدت ظلم کے لحاظ سے یقیناً پہلا ہے۔ اگر اس کے مجرمین بھی قانون کی گرفت سے بچ گئے۔ تو اس سے جہاں ذمہ دار افسروں کی قابلیت پر حرف آئیگا۔ وہاں امن شکن اور فتنہ پرداز لوگوں کے لئے اس سے بڑھ کر ظلم و ستم کرنے کا موقعہ بہم پہنچ جائے گا۔ اور بہت ممکن ہے۔ کہ دوسرے مقامات پر بھی اس کا اعادہ ہو۔ اگر یہ خدشہ حقیقت میں تبدیل ہونے لگا۔ تو اس کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کو اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کے لئے کوئی بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے سے بھی دریغ نہ ہوگا۔ اور یہ صورت حالات یقیناً حکومت اور اسکے مقامی افسروں کے لئے خوشگوار نہ ہوگی۔

ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ مُردوں کی ہتک کرنے والے اور اسے نہایت ہی شرمناک حد تک پہنچانے والے قطعاً شریف انسان نہیں ہوتے۔ بلکہ یہ کام انتہا درجہ کے کمینہ اور رذیل لوگوں کا ہے خواہ وہ بظاہر اپنے آپ کو کچھ ہی سمجھتے ہوں۔ اور اس طبقہ کے لوگ اپنی شرارت اور کج روی سے اس وقت تک باز نہیں آسکتے۔ جب تک انہیں باز رہنے کے لئے مجبور نہ کر دیا جائے۔ اور یہ صورت یا تو قانون کے ذریعہ پیدا کی جاسکتی ہے۔ یا پھر انتہائی قربانی پیش کر دینے سے۔ اور اگر قانون نے اس بارے میں اپنے آپ کو غیر مؤثر اور بے بس پایا۔ اور ذمہ دار افسر اپنی قابلیت ختم سمجھ بیٹھے۔ تو جماعت احمدیہ کو اپنی عزت اور آبرو اور اپنے دینی اور مذہبی حقوق کی حفاظت کے لئے ہر ظلم و جبر برداشت کرنے کے لئے خود سینہ سپر ہونا پڑے گا۔

پس شتر اس کے کہ ایسی حالت پیدا ہو۔ ہم حکومت پنجاب اور ضلع گجرات کے ذمہ دار افسروں کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ اس ظلم و ستم کا ارتکاب کرنے والوں کے خلاف مؤثر کارروائی کریں۔ تاکہ یہ ظلم مزید وسعت اختیار کر کے صوبہ کے امن و امان کو خلل کرنے کا موجب نہ بن سکے۔

تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہندوستان کی ایک ریاست میسور میں نجوگہ کے مقام پر ایک احمدی خاتون کی تدفین میں فتنہ پردازوں نے اسی طرح روکاوٹ پیدا کی تھی۔ جسطرح جلال پور جٹاں میں کی گئی۔ اس جرم میں ان کے سرغنوں کو گرفتار کر کے ان پر مقدمہ چلایا گیا۔ اور عدالت نے سب کو دو دو ماہ قید سخت کی سزا دی۔ جسے عدالت بالا نے بھی بحال رکھا۔ ہندوستان کی ایک دور افتادہ ریاست میں جہاں احمدی نہایت ہی قلیل تعداد میں ہیں۔ اگر ایک احمدی خاتون کی لاش کے صرف دفن ہونے میں مزاحمت کرنے والوں کو سزا دی جاسکتی ہے۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ پنجاب میں جہاں احمدیت کا مرکز ہے۔ جہاں احمدیوں کی خدا کے فضل سے کافی تعداد ہے۔ جہاں صوبہ میں قیام امن کے متعلق احمدیوں کی نہایت شاندار خدمات ہیں۔ جہاں سے احمدیوں نے موجودہ جنگ میں اتنے نوجوان پیش کئے ہیں کہ اس نسبت سے کسی اور جماعت نے قطعاً پیش نہیں کئے۔ وہاں ایک احمدی خاتون کی لاش کو۔ نہ گھنٹے سے زیادہ عرصہ تک روکے رکھنے پھر اسکی قبر کو اکھیڑ ڈالنے اور لاش کو آگ لگا دینے والوں کو اگر پوچھا بھی نہ جائے۔ تو یہ کس قدر اندھیر ہوگا۔ ہمیں توقع ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

کیا مولوی محمد علی صاحب اغلط سرا اور بے بنیاد الزام واپس لینگے

اخبار "الفضل" ۱۳ اگست ۱۹۴۴ء میں یہ بوضاحت بتایا گیا ہے۔ کہ جس شعر کے مفہوم کو مولوی محمد علی صاحب نے بایں الفاظ "اندر میٹھ کریہی سبق دیا جاتا تھا۔ اور اسی کو پڑھ کر شاعر نے کہا تھا۔ کہ اب کہ جو حضرت محمد مصطفےٰ صلعم دنیا میں آئے ہیں۔ تو پہلے سے بڑھ کر شان میں آئے ہیں۔" (پیغام صلح نمبر ۳۔ ۱۲ اگست ۱۹۴۴ء) بگاڑ کر خلافت ثانیہ کی تعلیم و تربیت کا نتیجہ قرار دیا ہے۔ وہ اس نظم کا ایک حصہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور میں پڑھی گئی۔ اور خوش خط لکھے ہوئے قطعے کی صورت میں پیش کی گئی۔ اور حضور نے اپنے سامنے اندر دے گئے۔ اس وقت کسی نے اس شعر پر اعتراض نہ کیا۔ حالانکہ مولوی محمد علی صاحب اور اعوانہم موجود تھے اور جہاں تک حافظہ مدد کرتا ہے بوثوق کہا جا سکتا ہے کہ سُن رہے تھے۔ اور اگر وہ اس سے بوجہ فرد زمانہ آشکار کریں۔ تو یہ نظم "بدر" میں چھپی اور شائع ہوئی۔ اسوقت "بدر" کی پوزیشن وہی تھی بلکہ اس سے کچھ بڑھ کر جو اس عہد میں "الفضل" کی ہے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر سے ان لوگوں کے یارانہ اور بے تکلفانہ تعلقات تھے۔ وہ خدا کے فضل سے زندہ موجود ہیں ان سے پوچھ لیں اور خود کہہ دیں۔ کہ آیا آپ میں سے کسی نے بھی اس پر ناراضی یا ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شرف سماعت حاصل کرنے اور جناب اللہ تعالیٰ کا صلہ پانے اور اس قطعے کو اندر خود لے جانے کے بعد کسی کو حق ہی کیا پہنچتا تھا۔ کہ اس پر اعتراض کر کے اپنی کمزوری ایمان و قلت عرفان کا ثبوت دیتا۔ اس واقعہ سے صاف ظاہر ہے کہ اسوقت اس شعر کے وہی معنے سمجھے گئے۔ جو خطبہ الہامیہ کی عبارت کے ہیں۔ اور جو "الفضل" میں معہ ترجمہ شائع کئے جا چکے ہیں۔

اسکے بعد کسی غیر احمدی اخبار نے بھی کچھ نہیں لکھا۔ اور شیخ رحمت اللہ صاحب۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ سید محمد حسین شاہ صاحب۔ خواجہ کمال الدین صاحب جب قادیان آتے۔ تو حضرت مفتی صاحب کی ملاقات کے ساتھ ہی مجھ سے بھی ملتے رہتے بلکہ میرے کمرے میں بوجہ یار کے کاروبار کے آکر بیٹھ بھی جاتے خواجہ صاحب نے مجھے کہا۔ کہ میں حضرت صاحب (مسیح موعودؑ) کی نظم فارسی کو اردو کا لباس پہنانا چاہتا ہوں۔ آپ اس میں شریک ہوں۔ چنانچہ اسی وقت ہم نے ؎

بدہ از چشم خود آبے در خان محبت را

نظم کا ترجمہ اردو شعروں میں کیا۔ ابتدائی زمانہ تھا۔ اور میری طبیعت بھی حاضر رہتی۔ کئی شعر فی البدیہہ ہوتے اور خواجہ صاحب احسنت و مرحبا کر کے لکھ لیتے۔ دیر جو ہوئی۔ تو مولوی محمد علی صاحب بھی تشریف لے آئے۔ اور خواجہ صاحب سے شکوہ کیا۔ کہ کام ضروری تھا۔ اور آپ یہاں بیٹھے ہیں۔ پھر خود بھی تھوڑی دیر بیٹھ گئے۔

اس واقعہ کا ذکر یہ بتانے کے لئے کیا گیا۔ کہ گو میری ابتدائی عمر تھی۔ مگر یہ معزز اصحاب میرے پاس بیٹھنے اور آنے جانے سے احتراز نہیں کرتے تھے۔ اور کچھ تکلف درمیان میں نہ تھا۔ اگر کوئی امر ناپسندیدہ ہوتا۔ تو مجھے کہہ سکتے تھے۔ یعنی صاحب سے کہکر اس کی تردید یا کم از کم تشریح یا مجھے تنبیہ کرا سکتے تھے۔ خیر یہ تو ہوا میری نسبت۔ جہاں تک مجھ سے تعلق ہے مگر یہ ثابت اور معلوم ہونے کے باوجود کہ اسوقت برسر کار یہ لوگ تھے جواب "پیغام صلح" سے متعلق ہیں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے کی عمر ۱۷ سال کی تھی۔ وہ ان پر ۳۸ سال کے بعد یہ الزام کیوں دیتے ہیں۔ کہ آپ کی تعلیم کے نتیجہ میں یہ شعر کہا گیا۔ حالانکہ یہ شعر خطبہ الہامیہ کو پڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں کہا گیا۔ اور ان کو سنا بھی دیا گیا۔ اور چھاپا بھی گیا۔ پس کیا مولوی محمد علی صاحب تسلیم کریں گے۔ کہ الزام لگانے میں وہ حق بجانب نہیں ہیں۔ اور صفائی کے ساتھ اسے واپس لینگے جس کے نیچے دراصل وہ خود آتے ہیں؟ بینوا و توجروا

یہ معمہ کوئی حدیث الہبد حل نہیں کر سکتا۔ اور نہ شیخ انعام الحق حل کر سکتے ہیں۔ جو اسلام کے بارے میں اپنی علمی رائے دے کر اپنی حیثیت اور درائت فہم واضح کر چکے ہیں اور نہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کا منصب سے کیونکہ وہ اس وقت دفاتر ہائی سکول کے تھے ؎ داستانِ عہدِ گل را بشنو یہ از عندلیب زاغ و بوم آشفتہ تر گویند ایں افسانہ را

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر اسلام کیلئے جائیدادیں وقف کرنیوالوں کی فہرست

(دو قفین جائیداد و آمد کی چھٹی فہرست)

۳۵۱ - امٹر عبدالحق صاحب ہوسٹل تحریک جدید قادیان
۳۵۲ - بشیر احمد صاحب شاد قادیان ساری زمین
۳۵۳ - علی محمد الہ دین صاحب سکندر آباد تین ہزار روپیہ
۳۵۴ - فضل الہ دین صاحب " تین ہزار روپیہ
۳۵۵ - فاطمہ بیگم زوجہ سیٹھ فضل الہ دین صاحب سکندر آباد تین ہزار روپیہ
۳۵۶ - صدر دین صاحب لاہور ساری جائیداد
۳۵۷ - مرزا رشید احمد صاحب قادیان ساری جائیداد
۳۵۸ - سلطان احمد خانصاحب " ماہوار تنخواہ
۳۵۹ - امۃ الحفیظ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب قادیان ۲۵ سالانہ پچیس روپیہ
۳۶۰ - مبارکہ بنت چوہدری شریف احمد صاحب قادیان ایک کنال زمین
۳۶۱ - امۃ السعید " " ایک سو روپیہ
۳۶۲ - صادقہ پروین " " ایک سو روپیہ
۳۶۳ - مسعود احمد ناصر الدین صاحب قادیان ایک سو روپیہ
۳۶۴ - سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ خان عبداللہ خانصاحب قادیان بائیس گھماؤں زمین
۳۶۵ - فتح خاں صاحب نمبردار سرگودہا ساری جائیداد
۳۶۶ - محمد عبداللہ صاحب " جائیداد کا ۱/۴ حصہ
۳۶۷ - محمد یوسف صاحب سندھ ساری تنخواہ تین ہزار روپیہ
۳۶۸ - سارہ بیگم اہلیہ محمد صدیق صاحب قادیان - دو سو چالیس روپیہ
۳۶۹ - اللہ دتہ صاحب شیخوپورہ گیارہ سو روپیہ
۳۷۰ - چوہدری محمد شریف صاحب حیدرآباد سندھ۔ تنخواہ ایک سو ۱۰۰/- (۵۵۷/۱۴/۱)
۳۷۱ - سید اختر احمد صاحب پٹنہ تنخواہ ایک سو
۳۷۲ - ملک نیاز محمد صاحب منٹگمری
۳۷۳ - ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب قادیان چار کنال زمین
۳۷۴ - ملک برکت اللہ صاحب جمعدار قادیان تنخواہ
۳۷۵ - امۃ الحکیم بیگم صاحبہ اہلیہ ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قادیان مملوکہ ۱۲ شیاء
۳۷۶ - نصرت الدین بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب قادیان زمین ایک کنال
۳۷۷ - نعمت اللہ بیگم صاحبہ دختر حکیم دین محمد صاحب قادیان زمین ایک کنال
۳۷۸ - حکمت اللہ بیگم صاحبہ " " آمد ماہوار (انداز) (سو روپیہ)

۳۷۹ - عزیزہ بیگم صاحبہ زیور وغیرہ (انداز ۱۰ صد روپیہ)
۳۸۰ - حفیظہ بیگم صاحبہ آمد ماہوار (انداز ۱۰ پانچ روپیہ)
۳۸۱ - فقیر احمد صاحب شیخوپورہ آمد ایک سو
۳۸۲ - محمد عثمان صاحب محلہ دارالرحمت قادیان تنخواہ تین ماہ
۳۸۳ - شریف احمد صاحب باجوہ نصف مربعہ زمین
۳۸۴ - حیدر علی صاحب حیدرآباد دکن مکان و زمین
۳۸۵ - اہلیہ حیدر علی صاحب " دو مکان
۳۸۶ - امۃ الحی دانۃ السلام دختران حیدر علی صاحب حیدرآباد دکن پچاس روپیہ
۳۸۷ - مرزا احمد بیگ صاحب امرتسر ایک مکان
۳۸۸ - ظہور حسین صاحب معہ اہلیہ صاحبہ قادیان - زمین و پراویڈنٹ فنڈ
۳۸۹ - سید شرافت حسین صاحب دہلی ایک کنال زمین -
۳۹۰ - محمد انور حسین صاحب وکیل امرتسر تین لاکھ تریپن ہزار روپیہ کی جائیداد
۳۹۱ - محمد جلال الدین صاحب لائل پور زمین و مکان
۳۹۲ - عبدالغنی خانصاحب ہوشیار پور ساری جائیداد
۳۹۳ - عبدالحمید صاحب سندھ جائیداد (مالیت ڈیڑھ ہزار)
۳۹۴ - بشیر احمد صاحب چغتائی ٹاٹا نگر تنخواہ ایک ماہ زمین دو کنال ۱۲ روپیہ
۳۹۵ - عبدالقدیر صاحب "
۳۹۶ - عبدالمجید صاحب "
۳۹۷ - عبدالقیوم صاحب "
۳۹۸ - عزیز اللہ صاحب "
۳۹۹ - سید ہمام الدین صاحب "
۴۰۰ - محمد سلیمان صاحب "
۴۰۱ - مبارک علی صاحب دارالرحمت قادیان تین صد روپیہ
۴۰۲ - نور محمد صاحب ملتان امانت و جائیداد
۴۰۳ - محمد علی صاحب اظہر قادیان مکان و زمین
۴۰۴ - نور الدین صاحب ذیلدار معہ دو اہلیہ منٹگمری ساری جائیداد
۴۰۵ - غلام رسول صاحب منٹگمری مکان و زمین دو کھیڑ روپیہ
۴۰۶ - محمد معین الدین صاحب حیدرآباد دکن ساری جائیداد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

https://www.alislam.org/alfazl/rabwah/A19440822.pdf